اردو

کمال الدین

وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الأقدم

الصدوق

أبی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصیح وتحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

باب (۵۸) نوادر

۱۔ بیان کیا مجھ سے احمد بن ہارون قاضیؒ، جعفر بن محمد بن مسرورؒ اور علی بن حسین بن شاذویہ مودبؒ نے ان سب نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن جعفر بن جامع حمیری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب دقاق نے ان سے محمد بن سنان نے ان سے مفضل بن عمر نے انہوں نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت ان الانسان لفی خسرہ (سورۂ عصر آیت ۱۔۲) "قسم ہے عصر کی انسان خسارہ میں ہے" کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا العصرؔ سے مراد قائمؑ کے خروج کا زمانہ ہے۔ "ان الانسان لفی خسر" سے مراد ہمارے دشمن "الاالذین امنوا" سے مراد ہماری نشانیاں "وعملو الصٰلحت سے مراد بھائیوں کے درمیان مواسات" وتوا صوا بالحق" سے مراد امامت "وتوا صوا بالصبر" سے مراد زمانہ فترت ہے۔

اس کتاب کے مؤلف فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس حدیث میں لفظ فترت کے ذریعہ ہمارے خلاف دلیل قائم کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ امامت اس زمانے میں منقطع ہوگئی جیسے کہ نبوت اور رسالت ایک نبی سے دوسرے نبی کے آنے تک منقطع ہوگئی تھی۔

پس میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عرض کروں گا کہ یہ قول ان کثیر روایات کے خلاف ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ زمین قیامت تک حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ہی آدمؑ سے لے کر اس وقت تک خالی رہی ہے۔ یہ وہ معروف روایات و احادیث ہیں جن کا اس کتاب میں تذکرہ ہوا اور جو شیعہ اور دوسرے فرقوں کے مختلف طبقات میں مشہور ہیں اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا نہ کوئی جھٹلانے والا اسے جھٹلا سکتا ہے اور نہ تاویل کرنے والا اس کی کوئی اور تاویل کرسکتا ہے اور سب کا آج تک اجماع ہے کہ زمین کسی زندہ امام سے خالی نہیں رہ سکتی چاہے وہ ظاہر ہو یا غائب پس امامت نہ تو منقطع ہوئی اور نہ اس کا منقطع ہونا جائز ہے۔ یہ اسی طرح متصل ہے جیسے رات اور دن ایک دوسرے سے متصل ہیں۔

۲۔ بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن عیسیٰ بن عبید نے ان سے علی بن حکم اور علی بن حسن نے ان سے نافع وراق نے ان سے ہارون بن خارجہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ہارون بن سعد عجلی نے کہ اسماعیل کا انتقال ہوگیا جن کے بارے میں تم لوگوں کی رائے تھی کہ یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام ہوں گے۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام بوڑھے ہوگئے ہیں اور آج کل میں ان کا انتقال بھی ہوجائے گا۔ پھر تم لوگ بغیر امام کے رہ جاؤ گے۔ میں اس کی بات کا کوئی

۱۴ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاقؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی بصری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن زکریا جوہری نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن جعفر بن عمارہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے سعد بن طریف نے ان سے اصبغ بن نباتہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ افضل کلام " لا الٰہ الا اللّٰہ " ہے اور اولِ افضلِ خلق وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے " لا الٰہ الا اللّٰہ " کہا۔ کسی نے پوچھا کہ حضور وہ شخص کون تھا جس نے سب سے پہلے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا؟ آپؐ نے فرمایا وہ میں تھا۔ میں بصورت نور اللہ کے حضور موجود تھا اور اس کی تحمید، تسبیح و تکبیر و تقدیس و تمجید کرتا تھا۔ پھر میرے نور سے ایک شاہد کا نور پیدا کیا گیا۔ پوچھا گیا: حضور آپ کا شاہد کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ علی ابن ابی طالبؑ جو میرا بھائی، میرا صفی، میرا وزیر، میرا خلیفہ، میرا وصی، میری امت کا امام، میرے کوثر کا ساقی اور میرے لواء حمد کا اٹھانے والا ہے۔ پھر عرض کیا گیا: حضور ان کے نور سے کون خلق ہوا؟ فرمایا حسنؑ اور حسینؑ جو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اور ان کے بعد حسینؑ کی نسل سے قیامت تک آنے والے ائمہ۔

۱۵ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسنؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حسین بن حسن بن ابان نے ان سے حسین بن سعید نے ان سے محمد بن حسن کنانی نے ان سے ان کے جد نے ان سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ پر ان کی موت سے پہلے ایک کتاب اتاری اور فرمایا: اے محمدؐ یہ کتاب دراصل تمہاری وصیت ہے جو تم اپنے خاندان میں نجیب کو دے دو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ میرے خاندان میں نجیب کون ہے؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ علی ابن ابی طالبؑ۔ اس کتاب پر سونے کی کئی مہریں لگی تھیں۔ پس حضورؐ نے وہ کتاب حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو دی اور تاکید کی کہ ان مہروں میں سے ایک کو وہ توڑیں اور جو اس کتاب کے حصہ میں لکھا ہے اس پر عمل کریں۔ پس (حضورؐ کے انتقال کے بعد) حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ایک مہر توڑی اور کتاب میں تحریر ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پھر وہ کتاب اپنے فرزند حسنؑ کو دی انہوں نے بھی ایک مہر توڑی اور اس میں تحریر ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پھر وہ کتاب امام حسینؑ کے پاس آئی۔ آپؑ نے بھی اپنے حصہ کی مہر توڑی تو دیکھا کہ اس میں تحریر تھا کہ شہادت کے لئے خروج کریں اور جو آپؑ کی حمایت میں لڑے گا وہ بھی یہ مرتبہ پائے گا اور اپنا نفس اللہ کے حوالے کردیں۔ پس اس کے مطابق عمل کیا۔ پھر حضرت علیؑ بن حسینؑ (امام زین العابدینؑ) نے اپنے وقت میں اس کی ایک مہر توڑی تو آپؑ کے لئے ہدایت درج تھی کہ خاموشی اور گوشہ نشینی اختیار کریں۔ اور عبادت الٰہیٰ کریں یہاں تک کہ یقین (موت) آجائے۔ پس آپؑ نے بھی اس کے مطابق عمل کیا۔ پھر وہ کتاب حضرت امام محمد باقرؑ کے پاس پہنچی آپؑ نے مہر توڑی تو اس میں تحریر تھا کہ لوگوں کو احادیث بیان کریں۔ احکام شرعی بتائیں اور صرف

اللہ سے ڈریں ۔ کوئی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ پھر وہ کتاب میرے (امام جعفر صادق) کے پاس آئی ۔ میں نے مہر توڑی تو میرے لئے یہ ہدایت درج تھی کہ میں لوگوں میں احادیث بیان کروں احکام شرعی بتاؤں اور علوم اہل بیت کی نشر واشاعت اور اپنے آباء صالحین کی تصدیق کروں اور صرف اللہ سے ڈروں اور میں حرزوامان میں ہوں ۔ پس میں نے اس کے مطابق عمل کیا اب یہ کتاب میں موسیٰ بن جعفر کو دوں گا اور وہ اپنے بعد کے امامؑ کو ۔ اس طرح یہ کتاب امام مہدیؑ تک پہنچے گی ۔

۱۶ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکلؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن حسین سعد آبادی نے ان سے احمد بن ابی عبداللہ برقی نے ان سے ان کے والد نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے علی بن ابی حمزہ نے ان سے ابی بصیر نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت **ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون** (سورۃ توبہ آیت ۳۳) "اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے گو مشرکوں کو برا لگے" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی تک نازل نہیں ہوئی ۔ اور نہ اس وقت تک ہوگی جب تک کہ امام قائمؑ خروج نہ کرلیں ۔ پھر کوئی کافر اور کوئی مشرک باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پہاڑ کے اندر بھی پناہ لے گا تو وہ پہاڑ آواز دے گا کہ اے مومن میرے بطن میں کافر (چھپا) ہے اس کو باہر نکال کر قتل کردو ۔

۱۷ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطار نے ان سے محمد بن حسین بن ابی خطاب اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان دونوں سے محمد بن سنان نے ان سے ابی جارود زیاد بن منذر نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام قائمؑ مکہ سے خروج کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہ چلے ۔ آپؑ کے ساتھ وہ پتھر ہوگا جو موسیٰ بن عمرانؑ کے ساتھ تھا اس میں سے چشمہ جاری ہوگا ۔ پس جو بھوکا ہوگا اس کا پانی پی کر اس کی بھوک ختم ہوجائے گی اور پیاسے کی پیاس ۔ یہاں تک کہ آپؑ کوفہ کے قریب نجف پہنچیں گے ۔

۱۸ ۔ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن حسن صفار نے ان سے یعقوب بن یزید نے ان سے محمد بن ابی عمیر نے ان سے ابان بن عثمان نے ان سے ابان بن تغلب نے انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امام قائمؑ کی بیعت سب سے پہلے جبرئیلؑ کریں گے ۔ وہ سفید پرندہ کی صورت میں نازل ہوں گے اور بیعت کریں گے پھر ایک شخص کو بیت اللہ حرام پر اور ایک کو بیت المقدس پر چڑھایا جائے گا اور فصیح زبان میں ندا دی جائے گی جسے تمام خلائق سنے گی **اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ** (سورۃ نحل